در کفے جامِ شریعت، در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی، یکہ توت، پشاور

بیادگار حضرت ابوالبرکات سید حسن رحمۃ اللہ علیہ ... شاہ محمد غوث الیدی — علمی مجلہ

رجسٹرڈ نمبر — پی ۳۶۹ — پندرہ روزہ

مدیر اعلیٰ: فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ: سید غلام الحسنین قادری گیلانی

الحسن پشاور

شمارہ نمبر ۱۹ — جلد نمبر ۲

یکم اگست سنہ ۱۹۹۳ء — ۱۰ صفر سنہ ۱۴۱۴ھ

مدیر اعلیٰ (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کرکے یکہ توت پشاور سے شائع کیا

۱۔ شذرہ	مدیر اعلیٰ	۲
۲۔ نعت شریف	محمد اعظم چشتی	۳
۳۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	اقبال ریاض	۴
۴۔ ملفوظات سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	سید نور الحسنین قادری گیلانی	۷
۵۔ منظوم اردو ترجمہ سورۂ یوسف	صوفی مشتاق احمد	۱۰
۶۔ نوجوانوں میں ادبی ذوق	سید مجاہد حسین کاظمی	۱۲
۷۔ غزل	سید شیر احمد شاہ آسد مرحوم	۱۴
۸۔ تفسیر القرآن الحسنیہ	مدیر اعلیٰ	۱۵
۹۔ انوار علی کرم اللہ وجہہ الکریم	مدیر اعلیٰ	۱۹
۱۰۔ سیر السلوک الی ملک الملوک	مدیر اعلیٰ	۲۹
۱۱۔ جمعیت سادات کی ششماہی رپورٹ	سید محمد انور شاہ قادری	۳۰

قیمت :- ۶/ روپے

بین الاقوامی دہشت گردوں کی کشمیر آمد!

مدیر اعلیٰ

عالم اسلام کا مشترکہ دشمن، عرب دنیا کا ناسور اور بین الاقوامی سطح پر ظلم و بربریت اور دہشت گردی کا چیمپین اسرائیل جو گزشتہ نصف صدی سے فلسطین میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہا ہے اب کشمیر کے بے گناہ مسلمانوں کے خون سے اپنی پیاس بجھانے کے لئے بھارت سے ایک معاہدہ کر چکا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق اس سمجھوتے کے رو سے اسرائیل کے خفیہ ادارے موساد کے ایجنٹ کشمیر میں داخل ہو کر انڈیا کے تفتیشی مراکز کا کنٹرول سنبھال چکے ہیں اور انہوں نے کشمیری مسلمانوں کے خلاف بڑے پیمانے پر آپریشن کی منصوبہ بندی کی ہے اس کا ہدف مسلمان مجاہدین کی مختلف تنظیموں کے سربراہوں کو قتل کرنا اور کشمیری حریت پسندوں کے درمیان پھوٹ پیدا کر کے تحریک آزادی۔ کشمیر کو سبوتاژ کرنا ہے۔ چونکہ ہندو بنیا ہر قسم کے پر تشدد حربے استعمال کرنے کے باوجود کشمیریوں کے جذبۂ آزادی کو ختم کرنے میں ناکام رہا ہے اس لئے اس نے اب آخری حربے کے طور پر اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے اسرائیل جیسے بدنام زمانہ دہشت گردی کی خدمات حاصل کی ہیں۔

ان حالات میں کشمیری مجاہدین حکومت پاکستان اور تمام عالم اسلام پر انتہائی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ مجاہدین کی مختلف تنظیموں کے لیڈروں کو ہوش و حواس اور بیدار مغزی سے کام لیتے ہوئے دشمن کے حربوں کو ناکام بنانے کے لئے اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھنا ہو گا۔ اور حکومت پاکستان کو فی الفور اسلامی ممالک اور اپنے ہمسائے ممالک سے رابطہ کر کے اس نئی صورتحال سے آگاہ کر کے مناسب اقدامات بروئے کار لانے ہونگے تاکہ اسرائیل اور بھارت اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

نعت شریف

محمد اعظم چشتی

اللہ اللہ مدینہ ترا بطحا تیرا ٭ خُلد کی سمت نہ دیکھے کبھی شیدا تیرا

جلوہ حُسنِ مشیت رُخِ زیبا تیرا ٭ سروِ بُستانِ حقیقت قدِ بالا تیرا

لوگ سمجھے ہیں کہ ہے دیس مدینہ تیرا ٭ درحقیقت ہے مِنَ اللہ ٹھکانا تیرا

تیرا ثانی تو کہاں دہر میں اے ختمِ رُسل ٭ ہم نے دیکھا نہیں اب تک کہیں سایا تیرا

تیری طاعت ہے حقیقت میں خدا کی طاعت ٭ وہی بندہ ہے خُدا کا جو ہے بندہ تیرا

تو جدھر رُخ کو گھما دے وہی کعبہ بن جائے ٭ کتنا محبوب ہے اللہ کو منشا تیرا

میں گنہگار ہوں لیکن ترا کہلاتا ہُوں ٭ مجھ کو لے دے کے سہارا ہے تو شاہا تیرا

لوگ اعظم کو پکاریں ترا عاشق کہہ کر !

اس کرم کے ابھی لائق کہاں بندا تیرا

٭

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اقبال ریاض

اسلام نے متعدد بہادر، نڈر، جوانمرد اور جلیل القدر فرزند پیدا کئے۔ جنہوں نے ایک طرف تو اللہ دین کی تبلیغ کی اور گم کردہ انسانوں کو حق کا راستہ دکھایا۔ جبکہ دوسری طرف اپنی ہمت، اولوالعزمی اور شجا کے بل بوتے پر قیصر و کسریٰ کے شیرازے درہم برہم کردیئے۔ بے شمار طاغوتی اور باجبروت حکومتوں حکومتوں اور حکمرانوں کی عظمت و شہرت کو ملیامیٹ کر ڈالا۔ غرور و نخوت کے ان گنت فلک بوس ایوانو پیوند زمیں کردیا اور دنیا کے بہت بڑے حصے کو جہاں انسانیت کفر و ضلالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہی اسلام کی روشنی سے منور کردیا۔

دنیا جہاں متعدد مسلمان جرنیلوں اور سپہ سالاروں کی بہادری اور جواں ہمتی کی داستانیں سن کر ششد رہ جاتی ہے۔ وہاں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت، دلیری اور جرات کے حیرت ا کارناموں کی بناء پر مجسمہ حیرت بن کر حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ کے سینے میں موجزن ہو کر اسے طاغوتی قو کے لئے پیام اجل بنادیا تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیف اللہ کا خط دیا تھا۔ یعنی اللہ کی شمشیر۔ اور جن کے متعلق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہ کہے بغیر نہ رہ سکے "مائیں بیٹے پیدا کرتی رہیں گی مگر کوئی ماں خالد ایسا بیٹا پیدا نہیں کرسکے گی،،۔

اسلام کا یہ بطل جلیل جرنیل بن کر زمانے سے متعارف ہوا قیصر و کسریٰ کے تاج پاؤں تلے روند ڈا اور عراق و عرب، شام و فلسطین کی وسعتوں میں توحید کا ہلالی پرچم لہرادیا۔ دنیا نے سینکڑوں جرنیل پیدا ان میں کئی نامی گرامی جرنیل بھی شامل تھے مگر حضرت خالد رضی اللہ جیسا زبردست بیباک اور ظفر مند جر پیدا کرنے سے آج تک قاصر رہی۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ جس میدان میں بھی گئے فتح نے ان کے پاؤں چومے اور جس طرف بھی رخ جیت ان کے ہمراہ رہی۔ ہرقل کے دس لاکھ سپاہیوں کے مقابلے میں ۲۳ ہزار مسلمانوں کی فتح حضرت خالد ر اللہ عنہ کی قیادت ہی کی مرہون منت تھی۔

میدان یرموک میں ۶۰ غازیان اسلام کے ہمراہ ۶۰ ہزار رومیوں سے لوہا منوالینا اور پانچ سو مجاہد کمان کرتے ہوئے پانچ لاکھ کو نیچا دکھانا اسلام کے اسی مایہ ناز جرنیل کی حیران کن راہنمائی کا نتیجہ تھا۔

میدان یرموک میں ۶۰ جانبازوں کی قیادت کرتے ہوئے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۶۰ رومیوں کے لشکر کے سامنے جا پہنچے۔ اس جنگ میں ان کے ۱۰ ساتھی گرفتار ہوگئے۔ حضرت خالد رضی اللہ بعد ازاں ایک صد سر فروشوں کو لے کر باہان کے دربار پہنچے اور سینکڑوں رومی درباریوں اور جرنیلوں کے رو

ن کے سینے پر تلوار رکھ کر اپنے ساتھیوں کو رہا کرا لاتے۔ اور رومیوں کے دیکھتے ہی دیکھتے اپنے سارے ھیوں سمیت اسلامی لشکر میں واپس آ گئے۔

حضرت خالد اس قدر تیز دست، چست اور چاق و چوبند سپاہی تھے۔ کہ دنیا والے ان کے ان کارناموں بناء پر محو حیرت تھے۔ میدان جنگ میں آپ کی تلوار دشمن پر برق بن کر گرتی تھی اور جس طرف کا رخ تے تھے لاشوں کے ڈھیر لگ جاتے تھے۔

جنگ دیر غوطہ میں جو کہ رومیوں کے ساتھ ہوئی رومی جرنیل کلوص کا حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ہ مقابلہ ہوا۔ کلوص حضرت خالد پر وار کرنے کے لئے نیزے کو سنبھال ہی رہا تھا کہ آپ کے نیزے کی انی کے حلق میں پیوست ہو گئی۔ اور دوسرے ہی لمحے وہ زخمی حالت میں رسیوں سے جکڑا ہوا مسلمانوں کا قیدی وا تھا۔

جنگ کوفہ میں حضرت خالد کا ایرانی فوج کے ایک بہادر من چلے اور دنیا کے نامور جرنیل جنرل ہرمز مقابلہ ہوا۔ ہرمز اپنی طاقت و قوت اور جنگی مہارت پر بے حد نازاں تھا۔ لہذا وہ لشکر سے باہر نکلا اور وڑے کو میدان میں لاکر حضرت خالد کو پکارنے لگا۔ "اے مسلمانوں کے سردار میدان میں آؤ تاکہ دروں کے جوہر دیکھ سکو"، حضرت خالد جنرل ہرمز کے اس چیلنج کا جواب دینے کے لئے میدان میں نکل تے اور ہرمز سے ٹکرا گئے۔ جنرل ہرمز مقابلہ سخت دیکھ کر جھلا سا گیا۔ اور حضرت خالد کے گلے آ پڑا، مگر اسلام شیر نے ہرمز کو اٹھا کر زمین پر دے ٹپکا اور چشم زدن میں اُس کا سر کاٹ کر اپنی فوج میں چلے آئے"، جب رت خالد روم و ایران کی قوت و سطوت کو پامال کر چکے تو خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امداد کے لئے محاذِ شام پر جانے کے لئے لکھا اور اس ساتھ ہی حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو لکھا کہ "میں تمہاری امداد کے لئے اُس مجاہد کو بھیج رہا ہوں جس کا لڑنا اور جینا سب اللہ کے لئے ہے۔ وہ مضبوط قوت ایمانی کا مالک ہے اور ہر کام صرف اللہ کے بھروسے پر کرتا ہے۔"

اس سے قبل جنگ حیرہ میں جو ساحل دجلہ پر ایرانیوں کے ساتھ ہوئی حضرت خالد نے اپنی ایمانی قوت راسخ الاعتقادی کا وہ مظاہرہ کیا جسے دیکھ کر دشمن بھی عش عش کر اٹھے۔ حیرہ کی تسخیر کے بعد وہاں کے پادری راہب فریادی کی حیثیت سے حضرت خالد کے پاس آئے اور حضرت خالد سے اہل حیرہ کے لئے امان کی است کی۔ آپ نے ان کی درخواست منظور کرنے کے بعد ایک بڑے معمر اور بوڑھے پادری عبدالمسیح سے ا کہ: تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ عبدالمسیح نے جواب دیا "زہر لایا ہوں تاکہ اگر آپ میری قوم سے برا سلوک یں تو اسے کھا کر ڈھیر ہو جاؤں"، متوکل اور تقدیر الٰہی پر کامل ایمان رکھنے والے حضرت خالد نے وہ زہر

عبدالمسیح پکار اٹھا کہ "جس قوم میں خالد جیسا ایک سرفروش بھی موجود ہے اس قوم سے کوئی بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا"۔

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسلسل فتوحات اور پیہم ظفریابی سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا تھا کہ کہیں لوگ ان شاندار فتوحات کو صرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی منسوب نہ کر لیں اور اس طرح اسلامی مساوات اور نظم و نسق میں رکاوٹ یا فرق پیدا ہونے لگے۔ چنانچہ انہیں لکھا گیا کہ وہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماتحتی میں کام کریں۔

حضرت خالد نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس حکم کی ایک سپاہی کی طرح تعمیل کرتے ہوئے انہیں یہ خط لکھا کہ "یا امیر کاش آپ جانتے کہ خالد ایک سپاہی زادہ ہے جو بچپن میں بھی کھلونوں سے نہیں کھیلا بلکہ تیر اور تلوار سے کھیلتا آیا ہے۔ اسے سپہ سالاری سے نہیں، اللہ کے دین سے محبت ہے اور وہ اس کی سربلندی کے لئے ایک سپاہی کی حیثیت سے کفن بردوش رہے گا"۔

سانحہ ارتحال

گر پیر نود سالہ بمیرد عجیبے نیست
ایں ماتم سخت است کہ گویند جواں مرد

ہم نہایت ہی افسوس کے ساتھ جناب آغا سید وصال شاہ صاحب ولد (میجر ریٹائرڈ) سید اقبال شاہ صاحب کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اس جواں مرگ کی ناگہانی حادثے میں وفات اس کے والدین، بہن، بھائیوں، رشتہ داروں اور خاندان نیز تمام احباب کے لئے نہایت ہی رنج و ملال کا باعث ہے۔

ادارہ الحسن آغائے مرحوم کی اس بے وقت موت پر اس کے لواحقین کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سید صاحب کو غریق رحمت فرمائے، اسے جنت فردوس نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

آمین ثم آمین

(فقیر) محمد امیر شاہ قادری الگیلانی۔
سرپرست اعلیٰ شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور۔

ملفوظاتِ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

سید نور الحسنین گیلانی

حضرت پیران پیر سیدنا غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:-

اللہ کے بندے بنو:- لوگو! اللہ کے ہو جاؤ جیسے نیک بندے اُس کے ہو گئے تھے۔ وہ تمہارا ہو جائیگا جیسے اُن کا ہو گیا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ حقتعالی تمہارا ہو جائے تو اس کی اطاعت کرو۔ اس کے لئے صبر کرو اور سارے معاملات میں راضی برضا رہو۔ بزرگوں نے دُنیا ترک کر دی تھی اور جو کچھ لیا تھا تقویٰ و پرہیزگاری کے ہاتھوں لیا۔ پھر اُنھوں نے آخرت طلب کی اور اُس کی خاطر (نیک) عمل کیئے اپنے نفس کا کہنا نہ مانا اور پروردگار کے حکم پر چلتے رہے پہلے اپنی اصلاح کی پھر دوسروں کو نصیحت دی۔

تزکیۂ نفس:- عزیزِ من! دُوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے اپنی اصلاح کرو اپنے نفس کی اصلاح مقدم سمجھو اور جب تک تمہاری اصلاح کی ضرورت باقی ہے دوسروں کی طرف متوجہ نہ ہو۔ افسوس تم خود ڈوب رہے ہو دوسروں کو کیا بچاؤ گے تم خود اندھے ہو دوسروں کی کیا رہبری کرو گے۔ ڈوبنے والے کو ماہر تیراک ہی بچاتا ہے اور اندھے کا ہاتھ بینا پکڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تک لوگوں کو وہی پہنچا سکتا ہے جسے اُس کی معرفت حاصل ہو جو خود ہی اُسے نہیں جانتا وہ اُس کا راستہ کیا دکھائے گا۔

تزکیۂ باطن:- اپنے دلوں کی اصلاح کر لو اگر وہ ٹھیک ہو گیا تو تمہارے سارے حالات ٹھیک ہو جائیں گے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے فرمایا: "ابنِ آدم کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ سنور جاتا ہے تو سارا جسم سنور جاتا ہے۔ اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے اور وہ دل ہے"۔ تقویٰ، توکّل، توحید اور اخلاصِ اعمال سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے اور ان صفات کے معدوم ہونے سے وہ بگڑ جاتا ہے۔ بدن کے پنجرے میں دل ایک پرندے کی مانند ہے یا ڈبیہ میں موتی یا صندوق میں خزانہ ـــــ پرندے، موتی اور خزانہ کا اعتبار ہے پنجرہ، ڈبیہ اور صندوق معتبر نہیں۔ اے اللہ! ہمارے اعضاء کو اطاعت کا شغل اور قلوب کو معرفت عطاء فرما اور ہمیں ساری زندگی رات دن اسی میں مشغول رکھ اور ہمیں سلفِ صالحین میں شامل فرما۔ اور ہمیں بھی وہ سب کچھ عطاء فرما جو انھیں عطاء فرمایا اور ہمارا ہو جا جیسے کہ ان کا ہو گیا تھا۔

شکوۂ تقدیر و اصلاحِ نفس: - تقدیر کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ پر اعتراض کرنا دین، توحید، توکّل اور اخلاص سب کی موت ہے۔ قلبِ مؤمن میں چون و چرا کی گنجائش نہیں وہ تو صرف ہاں کہہ کر اقرار کرتا ہے۔ ہاں نفس کی عادت مخالفت اور نزاع ہے۔ جو شخص اس کی اصلاح چاہتا ہے اسے اتنا مجاہدہ کرنا چاہیئے کہ نفس کی شرارت سے محفوظ ہو جائے۔ نفسِ انسانی سراپا شر ہے لیکن مجاہدہ کی وجہ سے مطمئنّہ ہو کر خیرِ مجسّم بن جاتا ہے اور ترکِ معصیت و عبادت میں مطیع ہو جاتا ہے۔ اس وقت کہا جاتا ہے "اے نفسِ مطمئنّہ اپنے پروردگار کی جانب لوٹ آ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے"۔ اُس وقت اُس کی خواہشات درست ہوتی ہیں۔ کیونکہ شر زائل ہو جاتا ہے اور مخلوقات سے لگاؤ باقی نہیں رہ جاتا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صحیح نسبت حاصل ہوتی ہے آپ بالکل بے نفس تھے اور خواہشِ نفس کے بغیر چلتے پھرتے تھے۔ اور قلب اس قدر مطمئن تھا کہ جب ساری مخلوق نے اپنی امداد پیش کی تو آپ نے فرمایا "مجھے تمہاری مدد

کی ضرورت نہیں میرے حال کی اس کو خبر ہے۔ پھر کسی سے سوال کی حاجت نہیں" یہ نشانِ تسلیم ورضا ایسی پسند آئی کہ آگ کو حکم ہُوا "اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم علیہ السلام پر سلامتی بن جا۔"

صبر کا پھل

صبر کا پھل: صبر کرنے والوں کے لئے دُنیا میں بے شمار مدد ہے اور آخرت میں بے اندازہ نعمت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔" لوگ خدا کے لئے جو تکلیفیں اٹھاتے ہیں وہ اُن سے بے خبر نہیں ہے۔ گھڑی بھر اُس کے لئے صبر کرلو برس ہا برس اُس کے لُطف وانعام دیکھو گے۔ شجاعت بھی صبر ہی کا نام ہے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ مدد کرنے اور کامیاب بنانے میں صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے اس لئے صبر کرو، ہوشیار ہو جاؤ اور اس سے غافل نہ رہو۔ اپنی بیداری کو موت پر نہ اٹھا رکھو۔ اُس وقت تمہارا بیدار ہونا کچھ کام نہ آئے گا۔ خداوندِ تعالیٰ کا سامنا ہونے سے پہلے تیاری کر لو۔ تنبیہ سے پہلے ہوشیار ہو جاؤ ورنہ پشیمان ہوگے اور اُس وقت پشیمانی کچھ کام نہ آئیگی۔

شُکر

شُکر: دوستو! خدائے بزرگ و برتر کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اور اُن کو اُسی کا عطیہ سمجھو کیونکہ وہ فرماتا ہے "جو کچھ نعمت تمہارے پاس ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔" اُس کی نعمتوں میں لوٹنے والے تمہاری شکر گزاری کہاں گئی اُس کی دی ہوئی نعمتوں کو غیر کی طرف سے سمجھنے والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ کبھی تم اُس کی نعمتوں کو غیر کی بخشش سمجھتے ہو اور کبھی اُن کو کم سمجھ کر مزید نعمت کے منتظر رہتے ہو، اور کبھی اِن ہی نعمتوں سے گناہوں میں مدد لینے لگتے ہو۔

وما علینا الا البلاغ

صوفی مشتاق احمد

وَّسَبْعِ سُنۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ

علاوہ اس کے ہیں دیکھیں سبز بالیاں سات — اور اس کے ساتھ ہی دیکھیں سوکھی بالیاں سات

لَّعَلِّیْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ (۴۶)

بتائیں خواب کی تعبیر مجھکو اے ذی جاہ — کہ واپس جاکے میں ان لوگوں کو کروں آگاہ

تاکہ جان لیں وہ سب مطالب تعبیر — (سمجھ لیں اچھی طرح سے نوشتۂ تقدیر)

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنۢبُلِهٖٓ

تم سات سال تواتر سے غلّہ بونا خوب — جب غلہ کاٹنا سنبھالنا اسے بالوں میں خوب

تاکہ گھن لگنے سے غلّہ نہ ہو جائے خراب — اور خشک سالی میں ملتا رہے سبھی کو شتاب

اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ (۴۷)

مگر تم غلّہ کرو اتنا بالیوں سے جدا — جو کر دے پوری تمہاری ضروریات غذا

ثُمَّ يَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ

پھر اس کے بعد بڑے سخت ہونگے سات برس — (قحط ملک میں برپا رہے گا ساتوں برس)

يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ

جو غلہ قحط کی خاطر تم پہلے سے بچاؤ گے — اسے خشک سالی میں تم لوگ مل کے کھاؤ گے

اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ (۴۸)

مگر جو تھوڑا سا غلّہ کہ تم بچاؤ گے — اسے تم بیج کے بونے میں کام لاؤ گے

ثُمَّ يَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ

ان سات سالوں کے بعد ایسا آئیگا اک سال — خوب بارشیں ہوں گی اور ختم ہوگا کال

وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ (۴۹)

ہر سمت کھیتیاں لہلہا رہی ہوں گی — شراب پھلوں سے نچوڑی جا رہی ہونگی

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهٖ ۚ

(سُنی جو شاہ کے ساقی نے باتیں یوسف کی) ؛ (تو جا کے شاہ کو اُن باتوں کی خبر کر دی)

(ہوئی جو شاہ کو معلوم اپنے خواب کی تعبیر) ؛ کہا کہ لاؤ مرے پاس اُسے (بلا تاخیر)

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ

چنانچہ شاہ کا قاصد جب آیا یوسف کے پاس ؛ (کہا بلاتے ہیں شہ تم کو اے حقیقت شناس)

قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ

(سُنا جب مصر کے والی کا حکم) اس نے کہا ؛ واپس جا کے کہو اپنے آقا سے یہ ذرا

کیا حال ہے اُن خواتین کا (اے نکتہ شناس) ؛ دیکھ کر مجھے جن کے اُڑے تھے ہوش و حواس

قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ؕ

وفور کیف و تحیر سے ہو گئیں ششدر ؛ اپنی انگلیاں کاٹیں ہوئیں کچھ یوں بے خبر

اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾

(کہنا اے میرے بھائی تو شاہ سے بہ ادب) ؛ خوب جانتا ہے ان کے مکر کو مرا رب

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ

(بُلایا شاہ نے اُن عورتوں کو) اور کہا ؛ بتاؤ سچ کہ حقیقت کو جانتا ہے خدا

تمہارے ساتھ ہُوا کیا واقعہ رُونما ؛ کرنا چاہا تھا یوسف کو جب شریک گناہ

قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ

(سُنی جب عورتوں نے باتیں شاہِ والا کی) ؛ تو کر دی پیش صفائی جمالِ یکتا کی

کہا کہ دیکھا نہیں اسکی ذات میں کوئی عیب ؛ (یہ نوجوان تو پاکیزہ نفس ہے لاریب)

قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫

عزیز مصر کی بیوی نے باتیں سُن کے کہا ؛ اب تو ہٹ چکا ہے حق سے پردۂ اخفا

(جاری ہے)

گذشتہ سے پیوستہ

نوجوانوں میں ادبی ذوق

سید مجاہد حسین کاظمی

حسن کسی رنگ میں ہوتا ہے جہاں ہوتا ہے
اہل دل کے لئے سرمایۂ جاں ہوتا ہے

حسن سے مراد اچھا ہونا ہے۔ اس لئے حسن کلام، حسن آواز، حسن کردار، حسن تحریر، حسن صورت، حسن سیرت، حسن مقام، حسن لباس کو ہر کوئی اپنے اپنے مقام پر چاہتا ہے خواہ شعری ذوق رکھتا ہے یا نہیں، فطری تقاضہ ہے کہ ہر کوئی اچھائی کی تلاش میں رہتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ شاعری محبت میں اخلاص اور حقیقت کا رنگ پیش کرتی ہے۔ شعری ذوق کا تعلق دل کی کیفیات سے ہوتا ہے اور دل محبتوں کا مرکز ہے لفظ محبت اپنے اندر کئی رموز رکھتا ہے محبت اخلاص کا نام ہے ہوس کا نام نہیں۔ جن لوگوں نے محبت کو تماشہ بنا رکھا ہے وہ محبت اور اشعار کو بطور فیشن پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل عام رواج ہے۔

محبت عام ہوتی جا رہی ہے
وفا بدنام ہوتی جا رہی ہے

اس تصور خلوص کو سمجھنے کی ضرورت ہے آج نوجوان نسل کے اندر مغربیت نے اپنے فریب سے جو ولولہ پیدا کیا ہے وہ حقیقی فکر سے ناآشنا ہے۔

کچھ کہہ نہ سکے اہل وفا اہل جہاں سے
واقف تھا یہاں کون محبت کی زباں سے

حقیقت یہ ہے کہ اہل دل ہمیشہ ان راستوں سے گزر کر حقیقت کے مقام سے آشنا ہوتے ہیں حضرت علامہ جامی علیہ رحمت فرماتے ہیں۔

گر عشق حقیقی و گر عشق مجاز است
مقصود مرا ہر دو سو زوگداز است

اس رنگ کو کسی نے اردو میں کیا خوب پیش کیا ہے۔

مجھ پر دلیل عشق حقیقی ہوا مجاز

نوجوان کے لئے ضروری ہے کہ شعروادب کو بدنام نہ کریں اس ذوق کو رسوا نہ ہونے دیں بلکہ اس حقیقی علمی اور فکری حیثیت سے استفادہ کریں اس ذوق میں اصلاح احوال تعمیر شخصیت سکون قل تصفیہ باطن اور انسانیت کا درد ہونا چاہئے۔

خنجر چلے کسی پہ تو تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

آج کے دور میں نوجوان نسل کی انقلابی تربیت، فکری ارتقاء اور محبت کے حقیقی رنگ اور کیفیا سے آگاہ ہونے کے لئے کلام اقبال کا مطالعہ اشد ضروری ہے۔ اقبال کی تمنا تھی کہ امت مسلم نوجوان میرے شاہین بن کر اڑیں جن کے لئے وہ تڑپ کر کہہ گیا۔

وہ فریب خوردہ شاہین جو پلا ہو کرگسوں میں
اسے کیا خبر کہ کیا تھی رہ و رسم شاہبازی

اقبال کی حسرت تھی کہ مسلم قوم میرے درد سے آشنا ہو جائے۔

جوانوں کو میری آہ سحر دے
پھر ان شاہین بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
مرا نور بصیرت عام کر دے

اقبال کا ہر پیغام اپنی واضح افادیت اور نتیجہ خیز ثابت ہوا ہے اس کے ذوق نے امت مسلمہ کو اپنی دکھائی ہے

خدا اگر دل فطرت شناس دے تجھکو
سکوت لالہ و گل سے کلام پیدا کر

غزل

سید شبیر احمد شاہ صاحب اسد (مرحوم)

زندگانی اپنی گویا درد کی تفسیر ہے
آرزوئے ناتمام و نالۂ شب گیر ہے

سنگ در سے ناشناسا ہے سرِ شوریدہ سر
نالۂ دل سوز ابھی ناواقفِ تشہیر ہے

ہے جنوں قید مظاہر میں مثال بوئے گُل
عرصۂ صحرا مرے پاؤں میں اِک زنجیر ہے

خامشی افسردگی غماز حال دل ہوئے
حال دِل خود ہے عیاں جب حال ہی تفسیر ہے

وائے ناکامی کہ افسونِ حیات مستعار
ہر بشر کے پاؤں میں اِک آہنی زنجیر ہے

تفسیر القرآن الحسنیہ

(مدیر اعلیٰ)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ فِرَٰشًا وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءً وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهِۦ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا۟ لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾

اے انسانو! اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

وہ (رب تعالیٰ) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی برسایا پس اس (پانی) کے ذریعے پھل نکالے جو تمہارا رزق ہیں۔

پس تم نہ بناؤ اللہ تعالیٰ کے لئے ہمسر اور تم خوب جانتے ہو۔

لغت :-

یَآ : یہ حرفِ ندا ہے۔ مشہور اہلِ لغت فرماتے ہیں کہ یہ حرفِ ندا قریب، بعید اور متوسط سب کی ندا کے لئے موضوع (وضع کیا گیا) ہے۔ مُنادیٰ (جس کو ندا کی جائے) اُس کا بعید ہونا ضروری نہیں۔ عربی میں ندا کے لئے سب سے زیادہ کثیر الاستعمال یہی حرف ہے[1]۔ اَلنَّاسُ : اسمِ جمع ہے مرد، عورت، بچے، بوڑھے، اچھے، بُرے، مسلمان، کافر، دانا اور نادان سب کو یہ لفظ شامل ہے[2]۔ اُعْبُدُوْا : جمع مذکر حاضر امر کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں عبادت کرو، بندگی اختیار کرو۔ خَلَقَ : واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اُس نے پیدا کیا۔ لَعَلَّ : یہ حرفِ ترجّی ہے۔ یعنی کبھی اُمید اور کبھی خوف کے

---

[1] عبدالدائم جلالی، لغات القرآن، ندوۃ المصنفین دہلی ج ۶ ص ۱۶۲

[2] ایضاً، لغات القرآن، ج ۶ ص ۳

معنوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن جب یہ لفظ اللہ تعالےٰ اپنے لئے استعمال کرے تو اس کے معنی میں قطعیت آجاتی ہے۔[3] جَعَلَ : واحد مذکر غائب ماضی معروف کا صیغہ ہے۔ یہ جَعْلٌ سے مشتق ہے جس کے معنی کرنے، بنانے اور ٹھہرانے کے ہیں۔
فِرَاشًا : یہ اسم ہے اس کی جمع فُرُشٌ ہے۔ بستر، بچھونا، فرش ۔
بِنَآءً : عمارت، سائبان، چھت ۔ جو چیز بنائی جائے بِنَآءٌ کہلاتی ہے۔
اَنْدَادًا : یہ نِدٌّ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں ساجھی، ہم پلہ، برابر، ہمسر، شریک، مدِّ مقابل ۔ نِدٌّ اُس کو کہتے ہیں جو کسی شے کی ذات اور جوہر میں شریک ہو۔ نِدٌّ اور مِثْلٌ میں فرق یہ ہے کہ مِثْلٌ عام ہے اور نِدٌّ خاص، مِثْلٌ کا استعمال ہر قسم کی شرکت میں ہو سکتا ہے لیکن نِدٌّ کا استعمال صرف ذاتی شرکت ہی کے بارے میں ہو سکتا ہے۔[4] نِدٌّ، نَدِیْدٌ اور نَدِیْدَۃٌ تینوں ہم معنی ہیں۔ نَدِیْدُ الشَّیْءِ اُسے کہتے ہیں جو کسی چیز کی ذات یا جوہر میں شریک ہو اور یہ مماثلت کی ایک قسم ہے کیونکہ مِثْلٌ کا لفظ ہر قسم کی مشارکت پر بولا جاتا ہے۔ اس بناء پر ہر نِدٌّ کو مِثْلٌ کہہ سکتے ہیں لیکن ہر مِثْلٌ نِدٌّ نہیں ہوتا۔[5]

تفسیر:- اللہ تبارک تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کی ابتدائی بیس آیاتِ مبارکہ میں انسانوں کے تین گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ ابتدائی پانچ آیات میں انسانوں کے بہترین گروہ یعنی مؤمنین کا ذکر فرمایا اور اُن کی صفاتِ حسنہ بیان فرمائیں۔ دوسرے نمبر پر دو آیتوں میں کافروں کا ذکر کیا جبکہ آیت نمبر ۸ تا ۲۰ یعنی تیرہ آیتوں میں

---

[3] امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن، اہلحدیث اکادمی لاہور ۱۹۷۱ء صـ ۹۵۹
[4] عبدالدائم جلالی، لغات القرآن، ندوۃ المصنفین ج ۱ صـ ۲۷۵
[5] امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن صـ ۱۰۳۵

گروہِ منافقین کا ذکر کیا گیا اور اُن کی علامات بیان کی گئیں۔ نیز اُن کی چالبازیوں کی نشاندہی کی گئی کہ کس کس طریقے سے وہ مومنوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور اصلاح کا لبادہ اوڑھ کر فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں ہم اپنے معاشرے پر نظر دوڑائیں تو آج بھی اسی قسم کے تین گروہ سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ اور قرآن حکیم کی حقانیت ہم پر آشکارا ہو جاتی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان آیاتِ کریمہ میں تمام بنی نوعِ انسان یعنی مذکورہ بالا تینوں گروہوں کو مخاطب کر کے اپنی عبادت کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں" وقال ابن عباس ما ورد فی القرآن من العبادۃ فمعناہ التوحید فالکفار مأمورون باتیانھا والمؤمنون بالثبات علیھا۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قرآن میں عبادت سے مراد توحید ہے کُفّار کو یہ حکم ہے کہ تم توحید اختیار کرو اور مومنوں کو ارشاد ہے کہ تم توحید پر جمے رہو) — اللہ تبارک و تعالیٰ نے توحید کو قبول کرنے کیلئے چند دلائل پیش فرمائے چنانچہ اپنی قدرتِ ایجاد و تخلیق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "تمہارا رب وہ ہے جس نے تمہیں اور تمہارے آبا و اجداد کو پیدا فرمایا اور تمہاری رہائش کے لئے زمین کا فرش بچھا دیا اُس کے اُوپر آسمان کو چھت کی صورت دیکر تمہارے لئے اس کائنات کو ایک عمارت بنا دیا جس میں تم رہائش پذیر ہو، تمہاری خوراک کی ضروریات پوری کرنے کے لئے آسمان سے بارش برسائی اور اس کے ذریعے زمین سے قسما قسم کے پھل اور اجناس پیدا کیئے جن سے تمہاری غذائی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ تمہاری نشو و نما ہوتی ہے، تمہیں توانائی، صحت اور تندرستی میسّر آتی ہے — اب اگر انسان

لہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، اشاعۃ العلوم حیدر آباد دکن ج ۱ صفحہ ۳۵-۳۶

عقلِ سلیم سے کام لیتے ہوئے ان دلائل پر تفکّر و تدبّر کرے تو اللہ تعالیٰ کی ربوبیّت سے انکار کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بے پناہ لطف و کرم سے انسان کی نشوونما اور آرام و آسائش کے لئے بے شمار نعمتیں پیدا فرمائیں ۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی ربوبیّت کو تسلیم کر لیا جائے تو یہ بھی مان لینا چاہیئے کہ جس طرح وہ شانِ ربوبیّت میں وحدہٗ لاشریک ہے اسی طرح عبادت میں بھی کوئی اُس کا شریک نہیں ــــ لہٰذا اے بنی نوعِ انسان! تم صرف اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور کسی دُوسرے کو اپنا معبُود مت بناؤ ــــ الغرض ایک خُدائے واحد کی معرفت حاصل کرنے کے لئے انسان کو کائنات پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے ۔ اور نتیجتاً حصُولِ معرفت اور اُسی کی بندگی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ اور اطاعت و بندگی کا ثمرہ تقویٰ بتایا گیا ہے کہ اس طرح ایک ناقص انسان معرفت اور اطاعتِ الٰہی کے نتیجے میں تقویٰ کے مقام پر فائز ہو کر کامل انسانوں کی صف میں شامل ہو جاتا ہے ۔

— * —

بٹھا کے عرش پہ رکھا ہے تو نے اے واعظ
خدا وہ کیا ہے جو بندوں سے احتراز کرے

بھلا نبھے گی تری ہم سے کیونکر اے واعظ
کہ ہم تو رسم محبت کو عام کرتے ہیں

(اقبالؔ)

— * —

حدیث ۱۲

انبأنا محمّد بن علی بن حرب المروزی قال انبأنا معاذ بن خالد قال انبأنا الحسین بن واقد عن عبد اللہ بن بریدۃ قال سمعتُ ابی بُریدۃ حاصرنا خیبر اخذ اللّوآء ابوبکر فلم یُفتح لہٗ واخذہٗ من الغدِ عُمرُ فانصرف ولم یفتح لہٗ واصاب النّاس یومئذٍ شدّۃ وجھدٌ فقال رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم انّی دافعُ لوائی غدًا الی رجلٍ یحبّ اللہ ورسولہٗ ویحبّہٗ اللہُ ورسولہٗ حتّی یُفتح لہٗ وبتنا طیّبۃ انفسنا ان یفتح غدًا فلمّا اصبح رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم صلّی الغداۃ ثمّ قام قائمًا فدعا باللّوآء والنّاس علی مصافّھم فمامنّا انسانٌ لہٗ منزلۃٌ عند رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم الّا وھو یرجوا ان یکون صاحب اللّواء فدعا علیّ بن ابی طالبٍ وھو ارمدُ فتفل فی عینیہ ومسح عنہٗ ودفع الیہ اللّواءَ وفتح اللہ علیہ وقال انا فیمن تطاول لھا۔

ترجمہ

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابی بریدہ سے سُنا کہ ہم نے خیبر کو گھیرا (جناب) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا مگر اُن سے فتح نہ ہوئی۔ اور دوسرے دن (جناب) عُمر (فاروق رضی اللہ عنہ) نے جھنڈا لیا تو وہ بھی لوٹ آئے اور ان سے بھی فتح نہ ہوئی۔ اور اس دن لوگوں کو بہت ہی سختی اور انتہائی تکلیف اٹھانی پڑی۔ پس رسول کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا یقیناً کل میں اپنا جھنڈا اس شخص کو دوں گا۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دوست رکھتا ہے۔ نیز خداوند تعالیٰ اور اس کا رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس شخص سے محبّت کرتے ہیں۔ وہ واپس نہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ

اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا اور ہم نے خوشی خوشی رات گذاری کل (انشاء اللہ) فتح ہوگی۔ جب صبح ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی پھر (اپنی جگہ پر) کھڑے ہوئے اور جھنڈا منگوایا۔ اس حال میں کہ تمام لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہے۔ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں کوئی نہ کوئی مرتبہ حاصل نہ ہو مگر وہ یہی امید رکھتا تھا کہ یہ جھنڈا اسے ملے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (جناب) علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا حالانکہ ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ تو ان کی دونوں آنکھوں پر تھوکا۔ اور اپنے دونوں مبارک ہاتھوں سے ملا۔ اور انھیں عَلَم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ فتح فرما دی۔ اور بریدہ نے کہا کہ میں بھی ان لوگوں میں سے تھا۔ جو اس جھنڈے کو حاصل کرنے کے امیدوار تھے۔

حلِ لغت حَاصَرْنَا۔ ہم نے گھیرا۔ حاصر واحصار۔ محاصرۃ۔ محاصرہ کرنا۔ گھیرا ڈال کر امداد کو روک دینا۔ شِدَّۃٌ۔ بہت سختی۔ جُهْدٌ۔ تکلیف۔ تَطَاوَلَ۔ دیکھتے ہوئے گردن اونچی، اونچی کرنا۔

تشریح ارشاد ہے۔ "ہم نے خیبر (کے قلعہ) کو گھیرا" یعنی قلعہ خیبر کا محاصرہ کر لیا۔ اور کافروں کو باہر سے ہر قسم کی امداد پہنچنی روک دی۔ وہ قلعہ بند ہوگئے۔ ارشاد ہے "ہم میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں کوئی نہ کوئی مرتبہ حاصل نہ ہو مگر وہ یہی امید رکھتا تھا کہ یہ جھنڈا اسے ملے"۔ یعنی اگرچہ ہر ایک صحابی کو سرورِ عالم وعالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب میں مرتبہ ومقام حاصل تھا۔ اور وہ اپنے اس قرب پر بجا طور پر فخر وناز کرتے تھے اسی ناز کی وجہ سے ہر ایک کی یہ خواہش آرزو اور امید تھی کہ فتح وظفر کا یہ عَلَم اسے

ملے تاکہ وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی جان کو قربان کرکے اس علم کو بلند و بالا رکھے۔ نیز اطاعت و جان نثاری کا ثبوت دے۔ اس حدیث شریف سے جناب سیدنا و مولانا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی قربت خاص، محبوبیت اور پیغمبر اسلام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک نظروں میں علو مرتبت ثابت ہو رہی ہے جو کہ کسی اور کو نصیب نہیں۔

اسماء الرجال حدیث ۱۴

ع ۱۴:۱: محمد بن علی بن حرب المروزی المعروف بالترک بضم المثناة وسکون الراء وقد ینسب الی جدہ ثقة من الحادیة عشرة۔ (تقریب ۳۱۱)

ع ۱۴:۲: معاذ بن خالد بن شفیق ابن دینار العبدی مولاهم ابوبکر المروزی صدوق۔ من کبار العاشرة مات علی رأس المائتین۔ (تقریب ۳۴۰)

روی عن حماد بن سلمة والثوری وصالح المری۔۔۔ وحسین بن واقد وغیرهم وعنه عبداللہ بن عثمان عبدان وابراهیم بن اسحاق الطالقانی۔۔۔ ومحمد بن علی بن حرب وآخرون۔ قال ابن حبان فی الثقات مات قبل المائتین کذا قال والاشبه ان یکون مات بعدها قلت قال الذهبی له مناکیر وقد احتمل (التهذیب ج ۱۰ ص ۱۸۹)

ع ۱۴:۳: الحسین بن واقد المروزی ابوعبداللہ القاضی ثقة له اوهام من السابعة مات سنة تسع ویقال سبع وخمسین۔

(تقریب ۷۵)

روی عن عبداللہ بن عبداللہ بن بریدۃ وثابت البنانی وثمامۃ بن انس . . . . وزید بن الحباب وعبداللہ بن المبارک وغیرہم فقال ابن المبارک ومن الناس الحسین وقال الاثرم من احمد لیس بہ واثنی علیہ وقال ابن ابی خثیمۃ من ابن معین ثقۃ وقال ابوزرعۃ والنسائی لیس بہ باس وقال ابن حبان کان علی قضاء مرو وکان خیار الناس وربما اخطأ فی الروایات . قال علی بن الحسین بن واقد مات ابی سنۃ (۱۵۹) قال ویقال (۱۵۷)

قلت . وجزم وابن حبان فی الثقات بالاول وکناہ ابا علی و کذا کناہ البخاری وابوحاتم والدارقطنی وکذا ذکرہ مسلم والنسائی والدولابی والحاکم ابواحمد وغیرہم واللہ اعلم (التہذیب ج ۲ ص ۳۷۴)

۴-۱۴ : - عبداللہ بن بریدۃ ابن الحصیب الاسلمی ابوسہل المروزی قاضیہا ثقۃ - عن الثالثۃ مات سنۃ خمس و مائۃ وقیل بل خمس عشرۃ ولہ مائۃ سنۃ (تقریب ص ۱۶۸)

روی عن ابیہ وابن عباس وابن عمر وعبداللہ ابن عمرو وابن مسعود وعبداللہ بن معقل وابی موسی الاشعری وابی ہریرۃ وعائشۃ . . . . وجماعۃ وعنہ بشیر بن المہاجر وسہل بن بشیر وحسین بن واقد المروزی . . . . والولید بن ثعلبۃ وغیرہم وقال ابن معین والعجلی وابوحاتم ثقۃ (التہذیب ج ۵ ص ۱۵۷)

۵-۱۴ : بریدۃ بن الحصیب بمہملتین مصغراً ابوسہل الاسلمی صحابی اسلم قبل بدر مات سنۃ ثلث وستین (تقریب ص ۴۳)

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعنہ ابناہ عبد اللہ وسلیمان
وعبد اللہ بن اوس الخزاعی والشعبی والملیح بن اسامۃ وغیرہم
قال ابن سعد توفی سنۃ (۶۳) فی خلافۃ یزید بن معاویۃ. قلت
وحکی ابن السکن ان اسمہ عامر وقال الحاکم اسلم بعد انصراف
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من بدر. (التہذیب ج ۱ ص ۴۳۳)

حدیث نمبر ۱۵۸ اَنبأنا محمد بن بشار بندار البصری قال حدثنا
محمد بن جعفر قال حدثنا عوف عن میمون
عبد اللہ بن بریدۃ حدثہ عن ابیہ بریدۃ الاسلمی قال لما کان
خَیبر نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحضرۃ اھل خیبر
اَعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللواء عمر فنھض
معہ من نھض من الناس فلقوا اھل خیبر واذا فانکشف عمر
واصحابہ فرجعوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاُعطین اللواء
رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما کان
من الغد تبادر ابوبکر وعمر فدعا علیا وھو ارمد فتفل فی
عینیہ ونھض معہ من الناس من نھض فلقی اھل فاذا مرحب
یرتجز وھو یقول ؎

قد علمت خیبر انی مرحب ۔ شاکی السلاح بطل مجرب
اطعن احیانا وحینا اضرب ۔ اذا اللیوث اقبلت تلھب

فاختلف ھو وعلی ضربتین فضرب علی علی ھامتہ حتی عض
السیف منھا البیض وانتھی راسہ وسمع اھل العسکر صوت

ضربته فما تتام اخر الناس مع علیؓ حتی فتح اللہ له ولھم۔

ترجمہ بریدہ اسلمی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر کا واقعہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل خیبر کے ہاں اُترے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (جناب) عمر رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ کچھ لوگ ان کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے پس اہل خیبر کے مقابلے میں آئے۔ تو (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ بمعہ ساتھیوں کے ہزیمت کھا گئے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ضرور بالضرور اس شخص کو علم دوں گا۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت رکھتے ہیں پس جب دوسرا دن ہوا تو (حضرت) ابوبکر و (حضرت) عمر رضی اللہ عنہما نے جلدی کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (جناب) علی المرتضیٰ (کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا حالانکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں۔ تو ان کی آنکھوں پر لعاب دہن تھوکا۔ کچھ لوگ ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر اہل خیبر کے مقابلے میں آئے ان میں مرحب بھی تھا جو رجز پڑھ رہا تھا اور وہ کہتا تھا۔ خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں۔ ہتھیار بند، بہادر، جنگ آزمودہ کبھی نیزہ مارتا ہوں اور کبھی تلوار۔ جب کہ شیر جوش سے میرے سامنے آتے ہیں۔ پس وہ اور علی (المرتضیٰ شیر خدا) آپس میں ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے پس (جناب شیر خدا) علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اس کو سر پر تلوار کی ضرب ماری یہاں تک کہ تلوار نے خود کو کاٹ کر سر کو دو ٹکڑے کر دیا۔ اور تمام لشکر نے آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کی ضرب کی آواز سنی ابھی آخری آدمی باقی لشکر والے (حضرت) علی (کرم اللہ وجہہ الکریم

تک نہیں پہنچ پائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کے ساتھیوں کو فتح مرحمت فرمادی۔

حل لغت

نَهَضَ۔ اٹھے۔ اس کا مصدر نَهْضٌ یا نُهُوْضٌ ہے جس کے معنی کھڑا ہونا۔ اٹھنا۔ جلدی کرنا وغیرہ ہے۔

فَانْكَشَفَ۔ پس ہزیمت کھا گئے۔ اس کا مصدر اِنْكِشَافٌ ہے جس کے معنی کھلنا۔ ظاہر ہونا۔ شکست پانا۔ ہزیمت اٹھانا کے ہیں۔ تَبَادَرَ۔ جلدی کرنا۔ سبقت کرنا۔ لپکنا۔ يَرْتَجِزُ۔ رجز۔ پڑھتے ہوئے۔ رَجَزٌ۔ وہ اشعار ہوتے ہیں۔ جو میدانِ جنگ میں کہنے والا اپنی بڑائی اور شجاعت ان اشعار میں بیان کرتا ہے۔

هَامَةٌ۔ کھوپڑی۔ سر۔ عَضٌّ کے معنی دانت سے کاٹنا۔ سخت ہونا۔ لازم کر لینا۔ مضبوط تھام لینا۔ تلوار سے دو ٹکڑے کر دینا کے ہیں۔ اَلْبَيْضُ۔ خود۔ فولادی ٹوپی۔

تشریح

ارشاد ہے۔ "ان میں مرحب بھی تھا" خیبر کے یہودیوں کا سب سے بہادر، قوی تر اور آزمودہ کار، مرحب نامی پہلوان تھا۔ یہ پہلوان ایک ہزار سوار کے برابر سمجھا جاتا تھا اور اس قلعہ کا رئیس تھا۔ خود اپنی تعریف، شجاعت، بہادری اور جواں مردی کے اشعار پڑھتا ہوا۔ اسد اللہ کے مقابلے میں آیا جس وقت میدانِ کارزار میں یہ پہلوان رجز پڑھتے ہوئے آیا تو اسد اللہ الغالب علیٰ کلّ غالب سیّدنا و مولیٰنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم بھی رجز پڑھتے ہوئے میدانِ جنگ میں آ گئے آپ نے فرمایا ؎

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَہْ
کَلَیْثِ غَابَاتٍ کَرِیْہِ الْمَنْظَرَہْ

یعنی میں وہ ہوں کہ ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے کہ جنگل کے شیر کی طرح میری شکل ہیبت ناک ہے۔ جب آپ کرم اللہ وجہہ الکریم تولّد ہوئے تو والدہ

نے آپ کا نام حیدر رکھا۔ جس وقت والد گرامی مرتبت تشریف لائے اور بیٹے کو دیکھا تو اپنے بیٹے کا نام علی رکھا۔ صاحب مجمع البحرین فرماتے ہیں "بعضوں نے کہا ہے کہ پہلی کتابوں میں آپ کا یہی نام مذکور رہتا"۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کو فتح وظفر سے نوازا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس جنگ میں امام الاولیاء علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی ڈھال ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تو آپ نے قلعہ خیبر کے دروازہ کو ایک ہی جھٹکے سے اکھیڑ کر ڈھال بنا لیا اور قلعہ کے اندر داخل ہوگئے۔ یہودیوں سے خوب مقابلہ کیا یہاں تک کہ فتح نے آپ کے قدم چومے، پھر آپ نے اس دروازے کو پھینک دیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ہم آٹھ تنومند جوان اس دروازے کو اپنی جگہ سے ہلا بھی نہ سکے۔ چہ جائیکہ ہم اس کو اٹھا سکتے۔ قوت حیدری۔ شجاعت اسد اللہی اور کرامات امام الاولیاء کرم اللہ وجہہ الکریم کا جو مظاہرہ اس جنگ خیبر میں ظہور پذیر ہوا کبھی بھی دیکھنے میں نہیں آیا اور نہ آئے گا۔ تاریخ گواہ ہے کہ اس لڑائی کے بعد کافروں کی کمر ہمت ٹوٹ گئی اور پھر انہیں فتح کا دن نصیب نہ ہوا ہے

علی امام من است و منم غلام علی
ہزار جان گرامی فدائے نام علی

(کرم اللہ وجہہ الکریم)

اسمآء الرجال حدیث ۱۵

۱-۱۵ :- محمد بن بشار :- محمد بن بشار بن عثمان العبدی البصری ابو بکر بندار ثقۃ من العاشرۃ اثنین وخمسین (تقریب ص ۲۹۱)

روی عن عبد الوہاب الثقفی وغندر وروح بن عبادۃ وحرمی بن عمارۃ ... وعبد الصمد بن عبد الوارث وخلق کثیر۔

روی عنہ الجماعۃ وروی النسائی عن ابی بکر المروزی وزکریا السنجری عنہ وابوزرعۃ وابوحاتم ... وابن ساعد والبغوی وآخرون۔ وقال العجلی بصری ثقۃ کثیر الحدیث وکان حائکا وقال ابوحاتم صدوق وقال النسائی صالح لا بأس بہ۔ وقال ابن حبان کان یحفظ حدیثہ ویقرأہ من حفظہ" قلت کذا قال فی الثقات وقال ابن خزیمۃ فی التوحید ثنا امام اہل زمانہ محمد بن بشار وقال الدارقطنی من الحفاظ الاثبات وقال الذہبی لم یرحل نفاتہ کفار واقتنع بعلماء البصرۃ ارجوانہ لا بأس بہ وفی الزہرۃ روی عنہ البخاری ماتی حدیث وخمسۃ احادیث ومسلم اربع مائۃ وستین (التہذیب ج ۹ ص ۷۰ تا ۷۳)

۲-۱۵ :- محمد بن جعفر :- ملاحظہ کیجئے حدیث ۳ حاشیہ ۳۔

۳-۱۵ :- عوف بن ابی جمیلۃ بفتح الجیم الاعرابی العبدی البصری ثقۃ رمی بالقدر وبالتشیع من السادسۃ مات سنۃ ست اوسبع واربعین ولہ ست وثمانون (تقریب ص ۲۶۷)

روی عن ابی رجاء العطاردی وابی عثمان النہدی وابی العالیۃ وابی المنہال ... وعبد اللہ بن عمرو بن ہند وجماعۃ وعنہ شعبۃ والثوری وابن المبارک والقطان وہشیم وعیسیٰ

بن یونس وغندر . . . وآخرون ۔ قال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ ثقۃ صالح الحدیث وقال اسحق بن منصور عن ابن معین ثقۃ وقال ابوحاتم صدوق صالح وقال النسائی ثقۃ ثبت (التھذیب ج۸ ص۱۲۶، ۱۲۷)

۴۔ ۱۵:۔ میمون ابوعبد اللہ البصری قال عنہ احمد : احادیثہ مناکیر وعن ابن معین لاشیئ ، وقال النسائی وابواحمد الحاکم ، لیس بالقوی وذکرہ ابن حبان فی ثقاتہ وقال ابن حجر : ضعیف (میزان الاعتدال ج ۴ ص۲۳۵) (التھذیب ج ۱۰ ص۳۹۳)

۵ ۔ ۱۵ : ملاحظہ کیجئے حدیث ۔

۶ ۔ ۱۵ :۔ ملاحظہ کیجئے حدیث ۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بزم توحید سے تبلیغ کا نامہ آیا ۔ !
کوئی پہنے ہوئے قرآن کا جامہ آیا
جس نے اسلام کے پیچیدہ مطالب کھولے
سر پہ باندھے وہ فضیلت کا عمامہ آیا
چشم مژگاں سے لکھے اس نے ہزاروں دفتر
جس کے مکتب میں دوات آئی نہ خامہ آیا

مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی

سیر السلوک الیٰ ملک الملوک

مدیر اعلیٰ

اور (اے سالک) نفس کی اس ظلماتی کیفیت (نافرمانی) سے چھٹکارا حاصل کرنے اور دوسرے مقام پر ترقی پانے کا طریقہ یہ ہے کہ تو کم کھانا، کم پینا، کم سونا، کم بولنا، لوگوں سے یکسو رہنا اور حرام خوری کو چھوڑنا اپنے اوپر ضروری ٹھہرا دلے تاکہ یہ نفس کمزور پڑجائے اور اس طرح تیرے لئے نفس کی نافرمانی سے خلاصی پانا آسان ہوجائے اور اس مقام پر تیرا ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ تعالیٰ کے) ہے اور اس میں لآ پر مد ہے یعنی اس کو کھینچ کر پڑھنا ہے اور الٰہ کے ہمزہ کو پورا ادا کرنا ہے یعنی الف کو واضح کرکے پڑھنا ہے۔ اور الٰہ کی ھا پر زیر ہے اور اس زیر کو ہلکا پڑھنا ہے اور اللہ کے آخری حرف یعنی ھا پر جزم ہے۔ اور یہ ذکر کرتے ہوئے الٰہ کی ھا اور تیرے قول اِلَّا اللّٰہُ کے درمیان جدائی نہیں ہونی چاہیئے۔ اور تجھے الٰہ کے ہمزے کی پوری پوری ادائیگی کرنے میں سستی سے بچنا چاہیئے کیونکہ اگر تو نے اس ہمزے کو واضح طور پر ادا نہ کیا تو تو اسے یا سے بدل دیگا۔ اور اس طرح تیرا ذکر یوں ہوجائیگا۔ لایلاہ اِلَّا اللّٰہ اور پھر یہ ذکر کلمہ توحید نہیں رہے گا اور اس ذکر سے تمہیں کوئی ثواب نہیں ملے گا اور نہ ہی اس کے بار بار پڑھنے سے کوئی اثر ظاہر ہوگا۔ اور اکثر ذاکرین اس میں مبتلا ہیں یعنی اسی طریقہ سے ذکر کرتے ہوئے غلطی کا ارتکاب کر رہے ہیں لیکن انھیں معلوم نہیں۔ اور اس کلمۂ مبارکہ کا ذکر اٹھتے بیٹھتے، پہلوؤں کے بل لیٹتے ہوئے ہر وقت بلند آواز سے شدت اور کثرت سے کر کیونکہ اس ذکر کے جو اثرات مطلوب و مقصود ہیں وہ اس وقت تک حاصل نہیں ہوتے جب تک کہ

جمعیت سادات کی ششماہی رپورٹ

سید محمد انور شاہ قادری

لائبریرین ایجوکیشن کالج گلبہار پشاور

پشاور اور ملحقہ دیہات سے سادات کرام کا ایک نمائندہ اجلاس ۲۲ جنوری ۱۹۹۳ء بروز جمعہ آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور میں منعقد ہوا جس میں جمعیت سادات کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے تنظیمی امور چلانے کے لئے ۳۲ ارکان پر مشتمل ایک ایڈہاک کمیٹی قائم کی گئی۔ حضرت شاہ قبول اولیاء کے سجادہ نشین جناب سید لیاقت علی شاہ صاحب اس کے کنوینر اور حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ قادری الگیلانی سرپرست ہیں۔ جمعیت سادات کے تمام فیصلے ایڈہاک کمیٹی کے اجلاس میں ہوتے ہیں جو ہر ماہ منعقد کیا جاتا ہے۔ جمعیت سادات کا مرکزی دفتر آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور شہر میں قائم کیا گیا ہے۔ اور آغا سید جمیل شاہ صاحب کا تقرر بطور آفس سیکرٹری کیا گیا ہے جو صبح و شام اس دفتر میں موجود رہتے ہیں۔

مقاصد:۔

جمعیت سادات کے بنیادی مقاصد میں سادات کرام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا، ان کے حقوق کا تحفظ کرنا، ان کی فلاح و بہبود اور تعلیم و تربیت کے سلسلے میں مناسب اقدامات اور خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام، اہل بیت عظام اور مقام اولیاء کا تحفظ کرنا شامل ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے جمعیت سادات بالاتر رہ کر کام کرے گی۔ ہر بالغ سید اور سیدہ اس کی ممبر شپ حاصل کر سکتی ہے۔ پشاور میں ممبر سازی کے لئے چالیس وارڈ بنا کر ہر وارڈ میں کنوینیر مقرر کئے گئے ہیں۔ اس وقت تک جمعیت سادات کے ۴۰۰ رکن بن چکے ہیں۔

سرگرمیاں

اجلاس:۔

جمعیت سادات کی جنرل باڈی کا ہر ماہ ایک اجلاس ہوتا ہے جس میں سادات کرام اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور اپنی تجاویز پیش کرتے ہیں۔ اس وقت تک درج ذیل مقامات پر چھ اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔

(۱) پہلا اجلاس ۲۲۔۱۔۱۹۹۳ء بمقام آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور شہر

(۲) دوسرا اجلاس ۱۹۔۲۔۱۹۹۳ء ایضاً

(۳) تیسرا اجلاس ۰۹۔۰۴۔۱۹۹۳ء۔ ایضاً

(۴) چوتھا اجلاس ۱۵۔۵۔۱۹۹۳ء۔ بمقام بنوری ہاؤس بنوری سٹریٹ جلانہ باڑی پشاور شہر

(۵) پانچواں اجلاس ۱۱۔۶۔۱۹۹۳ء۔ بمقام حویلی میر ہاشم شادی ہال آسیا پارک پشاور شہر

(۶) چھٹا اجلاس ۱۶۔۷۔۱۹۹۳ء۔ بمقام گرین ہوٹل صدر روڈ پشاور صدر

(۷) ساتواں اجلاس ۲۰۔۸۔۱۹۹۳ء۔ بمقام کریمی ہاؤس نشتر آباد پشاور شہر منعقد ہو گا (انشاء اللہ)

درس قرآن:۔

سادات کرام کے نوجوانوں کو دین کی طرف راغب کرنے کے لئے ۱۷ اپریل ۱۹۹۳ء سے درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جمعیت سادات کے سرپرست حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی بعد از نماز مغرب اپنی رہائش گاہ آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان رحمت اللہ علیہ یکہ توت میں قرآن مجید کا درس دیتے ہیں۔ فی الحال گرمی کی شدت کی وجہ سے درس کا یہ سلسلہ ملتوی کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ ستمبر سے درس قرآن مجید کا یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہو گا۔

علوم اسلامیہ کے فاضل کے لئے مراعات

پشاور کے سادات کرام میں سے جو نوجوان درس نظامی سے فراغت حاصل کرلے اسے مبلغ ۱۰،۰۰۰ روپیہ جمعیت سادات کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ نیز دورانِ درس نظامی کتب ایڈہاک کمیٹی کے ممبر جناب سید فاروق شاہ صاحب بنوری کی طرف سے مہیا کی جائیں گی۔ اور میٹرک پاس کرنے کے دوران اگر کوئی طالب علم قرآن مجید حفظ کرلے تو اسے جمعیت سادات کی ایڈہاک کمیٹی کے رکن جناب سید عاقل شاہ صاحب کی طرف سے مبلغ =/۵۰۰۰ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اور اس کی اعلیٰ تعلیم کے اخراجات بھی پورے کئے جائیں گے۔ اسی طرح ایڈہاک کمیٹی کے ممبر جناب سید تاج میر شاہ صاحب کی طرف سے سادات کے بچوں میں سے بہترین قاری کے لئے مبلغ =/۵۰۰۰ روپے ادا کئے جائیں گے۔

تعلیمی وظائف:۔

جمعیت سادات کی طرف سے سادات کرام کے غریب اور نادار طلباء و طالبات کو تعلیمی سال ۹۳۔۱۹۹۳ کے لئے کتابیں اور یونیفارم کی خریداری کے لئے مبلغ =/۱۰۰۰ روپیہ فی کس ادا کیا گیا۔ اس طرح کل ۱۳ طلباء کو مبلغ =/۱۳۰۰۰ ہزار روپے جمعیت سادات کے فنڈ سے ادا کئے گئے۔

علاوہ ازیں میٹرک کے امتحان میں تحصیل پشاور سے اول آنے والے سید طالب علم کو جمعیت سادات کی طرف سے مبلغ =/ ۳۰۰۰ روپے اور گولڈ میڈل دیا جائے گا۔ دوئم آنے والے کو مبلغ =/ ۲۰۰۰ روپے اور سلور میڈل جبکہ سوئم آنے والے کو مبلغ =/ ۱۰۰۰ روپے اور تعریفی سند دی جائے گی۔ نیز جمعیت سادات کی ایڈہاک کمیٹی کے ممبر جناب سید لیاقت حیات صاحب نے ایک مستحق اور نادار سید طالب علم کے لئے اعلیٰ تعلیمی اخراجات پورے کرنے کا اعلان فرمایا۔

یوتھ ونگ کا قیام:-

سادات کرام کے نوجوانوں میں دینی و مذہبی، علمی و ادبی، سماجی و فلاحی اور سپورٹس وغیرہ پر مشتمل صحت مندانہ سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے جمعیت سادات کے یوتھ ونگ کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔

سید سعید الزمان گیلانی کو کنوینیر اور جناب سید ماجد علی شاہ صاحب کو نائب کنوینیر مقرر کیا گیا ہے۔

اور ان کے ساتھ مزید گیارہ نوجوانوں کو جمعیت سادات کے یوتھ ونگ کو منظم کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

بقیہ: سیر السلوک

رات دن بلند آواز کے ساتھ کثرت سے ذکر نہ کیا جائے اور جب تک برائیوں کا حکم دینے والے نفسِ امّارہ کے مذکورہ اوصاف تمہارے اندر موجود ہیں اُس وقت تک ذکر پر مداومت اختیار کر اور جب تو لَآ اِلٰہَ کے قول کے ساتھ نفی کرے تو اپنے دل میں خفیہ طور پر ہر معبود کی نفی کا تصوّر پیدا کر اور اِلَّا اللّٰہ کہتے ہُوئے قوّت اور شدّت کے ساتھ سینے کے بائیں طرف ضرب لگا اور اپنی آنکھیں بند کر کے انتہائی حضورِ قلب اور خشوع و خضوع کا اظہار کرتے ہُوئے اپنی سماعت کو بھی ذکر پر مرکوز کرے اور باوضو رہنا اپنے اُوپر لازم کرلے۔ حرام خوری سے اپنے آپ کو بچالے کیونکہ جملہ عیوب کا باعث اور ہر قسم کی برائیوں کا سرچشمہ وہ پیٹ ہے جو حلال غذا سے پُر ہو۔ پس برائیوں کے سرزد ہونے میں اُس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا پیٹ حرام غذا سے بھرا ہُوا ہو۔ (جاری ہے)